مسئلہ :

محترم جناب مفتی صاحب جامعہ اشرفیہ لاہور، شرعی معذور (بیمار) کسے کہتے ہیں؟ نیز اگر ایک شخص کو مسلسل قطرے آتے ہوں اور ریح خارج ہوتی ہو، تو وہ نماز کیسے پڑھے؟ کیا اور کپڑوں پر بار بار نجاست لگے تو اس کا کیا حکم ہے؟

الجامعۃ الاشرفیۃ
دار الافتاء
شارع فیروزپور لاہور پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامدا و مصلیا و مسلما

واضح رہے کہ اگر کسی شخص کا کوئی بھی عذر (مسلسل پیشاب کے قطرے یا خروج ریح، خون کا نکلنا) کسی بھی فرض نماز کے پورے وقت میں اس طرح مسلسل جاری رہے کہ بیچ میں بالکل بھی نہ رکے، یعنی پورے وقت میں اتنا وقفہ بھی نہ ملے کہ وضو بنا کر فرض نماز ادا کر سکیں۔ تو ایسی صورت میں نماز کے وقت کے اندر وضو کر کے اسی عذر کے ساتھ نماز پڑھی جا سکتی ہے اور ایک مرتبہ وقت کے اندر وضو کرنے کے بعد وقت کے ختم ہونے تک جو چاہیں عبادات کرے یعنی قضاء نمازیں، نفلیں، تلاوت وغیرہ، البتہ نماز کا وقت گذرنے سے اس کا وضو ٹوٹ جائے گا۔ دوسرے وقت کی نماز کیلئے دوبارہ وضو کرنا لازمی ہو گا۔ معزور کا حکم باقی رہنے کے لئے ضروری ہے کہ معذور ہونے کے بعد نماز کے وقت میں ایک مرتبہ بھی اس مرض یا عذر کا پایا جانا کافی ہے جس کی وجہ سے وہ معذور بنا ہے۔ بصورت دیگر اگر ابتدا ہی سے آپ کا عذر کسی بھی فرض نماز

کے پورے وقت میں مسلسل جاری نہ ہو، بلکہ بیچ میں رک بھی جاتا ہو، یعنی کے پورے وقت میں آپ فرض نماز بغیر عذر کے پڑھ سکتے ہیں، تو شرعا ایسا شخص معذور نہیں ہے۔

ایسی صورت میں نماز پاکی کی حالت میں پڑھنا لازم ہے

علاوہ ازیں اگر کپڑوں کی صفائی ممکن ہو یعنی کپڑے دھونے سے نماز کے دوران یہ کپڑے پاک رہ سکتے ہوں، تو پھر نماز کی ابتداء میں کپڑے صاف رکھنا ضروری ہے اور اگر یہ ممکن ہی نہ ہو تو پھر کپڑوں سے لگی نجاست سے صفائی ضروری نہیں اور اس شخص پر کپڑے دھونا لازم نہیں۔

١. كما في الدر المختار

قال الحصكفیؒ:وصاحبِ عذر من به سلسل بول اواستطلاق بطن اوانفلات ريح اواستحاضة ان استوعب عذره تمام وقت صلوٰة مفروضة بان لايجد فی جميع وقتهازمناً يتوضأ ويُصلّی فيه خالياً عن الحديث (الٰی ان) وحكمه الوضوء لا غسل ثوبه ونحوه لكل فرض۔(۔مطلب فی احكام المعذور:ج،١،ص،٣٠٥)

٢. كما في خلاصة الفتاوٰی۔الفصل الثالث:ج،١،ص،١٦

قال طاهر بن عبدالرشیدؒ:ويتوضأصاحب الجرح السائل لوقت كل صلوٰة ويصلّی بذٰلک ماشــاء من الفرائض والنوافل مادام فی الوقت فان خرج الوقت ينتقض طهارته (وبعداســطر)فان اصــاب ثوبه من ذٰلک الدم فعليه ان يغســل ان كان مفيداًامااذالم يكن مفيداً بان كان مصــيبه مرةً اخرى۔ثانياً وثالثاً حينئذٍ لايفترض عليه غسله۔(فتاوىٰ حقانيه :ج،٢،ص،٥٢٠)۔والله اعلم بالصواب

ڈاکٹر امجد علی عفی عنہ

رفیق دارالافتاء جامعہ اشرفیہ لاہور

١۴۴٠/٠۵/٣٠

٢٠١٩/٠٢/٠٦

الجواب صحیح

الجواب صحیح

دار الافتاء
رقم الافتاء 149/105
التاریخ ٣٠/۵/١۴۴٠ھ

الجامعۃ الاشرفیۃ
دار الافتاء
شارع فیروز پور لاہور پاکستان

محمد ...
٣٠ جمادی الاولی ١۴۴٠ھ
16-2-2019